رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

421

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۸	۳ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش	۲۸ جمادی الآخری ۱۳۵۹ ھ	۳ اگست ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۷۵

ویدوں میں تاریخی واقعات

آریہ صاحبان ویدوں کے متعلق چونکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ابتدائے دُنیا میں نازل ہوئے۔ ان کے نزول سے قبل نہ کوئی مخلوق تھی۔ اور نہ اس سے متعلق کوئی واقعات۔ اس لئے ان کا دعوٰے ہے۔ کہ ویدوں میں تاریخی واقعات نہیں۔ نیز ان کا اندازہ ہے۔ کہ موجودہ دُنیا کو قائم ہوئے ایک ارب ستانوے کروڑ انتیس لاکھ انچاسی ہزار اکتالیس سال ہوئے ہیں اور اسی وقت سے موجودہ وید چلے آتے ہیں۔

ان دونوں دعاوی کو کئی ایک ویدوں کے ماننے والے غلط قرار دے چکے ہیں اور حال میں پنجاب کے پروفیسر گلشن رائے صاحب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ وہ ہندوؤں کا پراچین اتہاس" کے عنوان سے ایک سلسلہ مضمون آریہ اخبار "پرتاپ" میں لکھ رہے ہیں۔ اس میں ایک موقع پر لکھتے ہیں:-

"ویدک زمانہ کا آغاز تقریباً سات یا آٹھ ہزار برس قبل از مسیح شروع ہوا"

اس سے یہ دعوٰے باطل ہو گیا۔ کہ وید ابتدائے عالم سے چلے آرہے ہیں۔

پھر پروفیسر صاحب نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ویدوں میں تاریخی واقعات کا ذکر بھی موجود ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"پنجاب میں چندر بنسی راجاؤں میں پہلا راجہ اوشی نام کا ہوا ہے۔ جس کا ذکر رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۵۹۔ اور سوکت ۱۷۹ میں آتا ہے"

اس کے علاوہ آپ نے ودھو اور ماجاؤں کا ذکر بھی وید کے مختلف منڈلوں۔ اور سوکتوں میں آنا بیان کیا ہے۔ ان کے نزدیک راجہ مان دھاتری کا ذکر بھی وید میں ہے۔ ایک راجہ کے بھائی کو انہوں نے وید منتروں کا رشی بتایا ہے۔ (پرتاپ ۱۴ جولائی)

اگرچہ یہ باتیں ایک آریہ اخبار نے شائع کی ہیں۔ لیکن آریوں نے بہت بُرا منایا ہے اور پروفیسر صاحب سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "ایسی باتیں لکھ کر غیر ہندوؤں کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار دیتا ہے۔ کہ ہندوؤں میں اب بھی ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو ویدوں کے سمبندھ میں ایسے خیالات رکھتے ہیں"

مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ جو حوالے پروفیسر صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ان کا مطلب کیا ہے۔ اس سے پروفیسر صاحب کا پہلو بہت مضبوط ثابت ہوتا ہے۔

گاندھی جی کے عدم تشدد کی مذمت

گاندھی جی کا عدم تشدد ہمارے لئے تو بہت ہی ناقابل فہم رہا ہے۔ لیکن اب ان کے فدائیوں کے لئے بھی وہ ایسا ہی معمہ بن گیا ہے۔ اور وہ بڑے تلخ و ترش الفاظ میں اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" لکھتا ہے:-

"موجودہ حالات میں یہ بحث کرنا بھی کہ کسی ملک کی عدم تشدد کے ذریعہ حفاظت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سمجھ اور تدبر کی توہین کرنا ہے"

گاندھی جی کے متعلق ان کے عقیدت مند اپنے دلوں میں جو قدر و منزلت رکھنے کے مدعی ہیں۔ اس کا ذکر اس موقعہ پر یوں کیا گیا ہے:

"گاندھی جی کے لئے ہم لوگوں کے دلوں میں بے انت شردھا ہے۔ یہ شردھا بعض حالتوں میں پوجا کی حد تک پہونچ گئی ہے..... ہم کبھی سپنے میں بھی یہ نہیں سوچ سکتے۔ کہ وہ کبھی غلط بات بھی کہہ سکتے ہیں"

لیکن باوجود اس کے کہا گیا ہے۔ کہ:-

"گاندھی جی آج جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ سراسر غلط اور نقصان دہ ہے۔ عملی سیاسیات میں اس کی کوئی وقعت نہیں"

گویا گاندھی جی کو جس بات پر سب سے زیادہ ناز ہے۔ اور جسے کل تک کامیابی کا واحد ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ آج اُسے کھلم کھلا نقصان دہ اور غلط قرار دے کر کہا جا رہا ہے کہ "ہم یہ ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ عدم تشدد کو ہر جگہ اور ہر بات میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے"

پھر یہی نہیں۔ بلکہ گاندھی جی کے عدم تشدد کو ویدوں کے بھی خلاف بتایا جا رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "وید بھگوان میں جگہ بجگہ کھشتری کا دھرم لکھتے ہوئے حکم دیا ہے۔ کہ "تمہارا دھرم راجیہ (حکومت) کرنا ہے۔ پرجا کو سکھی رکھنا ہے اسے سکھی اور محفوظ رکھنے کے لئے مضبوط فوج رکھو۔ اگر کوئی دشمن تمہارے ملک پر چڑھائی کرے۔ تو اس کو تباہ کر دو۔ ایشور میں وشواس رکھو۔ اس نے تمہارے دشمنوں کو پہلے ہی ختم کر رکھا ہے" یہ وید بھگوان کی تعلیم ہے۔ یجروید کا سارا سولھواں ادھیائے فوج اور اسلحہ کے ذکر پر صرف کیا گیا ہے"

تعجب ہے۔ کہ ابھی تک ایک طرف تو گاندھی جی کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "وہ صحیح معنوں میں ایک مہاتما اور مہاپرش ہیں" اور دوسری طرف یہ لکھ دیا گیا ہے کہ ویدک مذکورہ بالا تعلیم کے خلاف جو کہے۔ "وہ کٹر ناستک یعنی دہریہ ہے۔ اور یہ فتوٰے گاندھی جی پر لگا دیا گیا ہے۔ اخباروں کے علاوہ وہ لوگ بھی جن پر گاندھی جی کو بہت بڑا اعتماد تھا۔ ان کے عدم تشدد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

مسٹر عبد الرشید صاحب پسر ماسٹر عبد العزیز صاحب پنشنر ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ جو پہلے بمبئی کی ایک کمپنی نامی "ڈائنامانا ولٹیز کمپنی ۱۶۵ عبد الرحمان سٹریٹ بمبئی ۳" کے ایجنٹ تھے - اس کمپنی کے ایجنٹ کی حیثیت سے قادیان ۱۵/۶/۳۸ کو آئے - اور محمد اسحاق صاحب مالک سیالکوٹ ہوس سے ۳۱/۵/۱ روپیہ کا آرڈر لیا - انہوں نے بطور پیشگی یہ رقم ان کو احمدی ہونے کی وجہ سے اعتبار کرتے ہوئے دیدی - لیکن کچھ عرصہ انتظار کے بعد جب مال نہ آیا تو محمد اسحاق صاحب نے کمپنی مذکور کو خط لکھا جو اس نوٹ کے ساتھ واپس آگیا کہ "بمبئی میں اس نام کی کوئی کمپنی نہیں ہے"۔ اس پر نظارت امور عامہ کی معرفت عبد الرشید صاحب کو لکھا گیا - اور خط و کتابت ہوتی رہی - اس رقم کا لینا عبد الرشد صاحب نے تسلیم کر لیا لیکن ادائیگی کے لئے لیت و لعل کر رہے ہیں - اب بھی ان کو پندرہ دن کی مہلت دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا - اور نظارت امور عامہ کی چٹھی کا جواب بھی نہیں دیا -

اب بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے - کہ اگر وہ یہ رقم ۳۱/۵/۰ روپیہ دس دن کے اندر اندر نظارت ہذا میں ادا نہ کریں گے تو پھر نظارت ہذا اُن کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی - ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان -

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں - اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں - قرآن شریف بھی احسن القصص ہے - جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں - انکو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے - ختم کرنیکے بعد ہی اسکو ہاتھ سے رکھیگا صفحات سات سو غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کردیگی - قیمت دو روپیہ مینیجر لٹریری ایجنسی مینار عابد منزل بلیماران دہلی سے منگائیے

اراضیات سندھ کیلئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت

ایم - این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت ہے - منشی کم سے کم پرائمری پاس ہو - مڈل یا انٹرنس پاس کو ترجیح دی جائے گی - تنخواہ سولہ روپیہ ایک من ماہوار غلہ ترقی سالانہ ایک روپیہ عسہ تک حسب شرائط اسٹیٹ - منیجروں اور اسسٹنٹ منیجروں کے لئے انٹرنس پاس ہونا کم سے کم شرط ہے ایف اے کو ترجیح دی جائے گی - تنخواہ عسہ مستقل ہونے پر گریڈ دیا جائیگا جو عہ تک جائے گا - جو بعض صورتوں میں یعنی جب زیادہ اہم کام دیا جائے عسہ ۲/۰ للعہ بھی ہوسکتا ہے - اس کے علاوہ پیداوار کی ترقی پر منیجروں اور منشیوں کو خاص انعام بھی دیا جاتا ہے - درخواستیں مع سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ بنام سپرنٹنڈنٹ ایم - این سنڈیکیٹ قادیان ہوں

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت ہے - نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشتکاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے - سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی - اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں - جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم - این سنڈیکیٹ قادیان

بحکم جناب دیوان چمن لال صاحب سب جج درجہ دوم بٹالہ ضلع گورداسپور

نمبر مقدمہ ۲۲ بابت سنہ ۱۹۴۰ء

مسماۃ امت الرشید وغیرہ پسران دختران بابو محمد الدین قوم جٹ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ بولایت مسماۃ احمد جان

درخواست حصول سارٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء بابت قرضہ جائیداد بابو محمد الدین متوفی مولوی غلام حسین ولد حافظ کامل دین جٹ حال قادیان تحصیل بٹالہ -

۲۸۲۶

اشتہار عام

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسمات امت الرشید نے درخواست حصول سارٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء کے عدالت ہذا میں گذرانکر بیان کیا ہے - بابو محمد الدین اس کے والد کا ماہ جون میں انتقال ہو گیا ہے - سارٹیفکیٹ وصولی قرضہ جائیداد کا عنایت ہو جاوے اور کوئی وارث نہیں ہے - اس لئے اب یہ اشتہار برائے آگاہی رشتہ داران متوفی و عوام الناس جاری کیا جاتا ہے - کہ جس کسی کو اس سارٹیفکیٹ کے عطا ہونے میں عذر ہووے - وہ اپنی عذرداری قبل از ۲۲ اگست سنہ ۱۹۴۰ء کے حاضر عدالت ہو کر دائر کرے ورنہ بعد گزرنے میعاد کے عذر داری کی سماعت نہ ہوگی یہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء یہ اشتہار جاری کیا گیا -

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - تپ چھٹی - دوسپلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا - اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا - لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رض طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے - علاوہ محصولڈاک -

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۱ جولائی سر مائیکل اڈوائر کے قاتل اودھم سنگھ کو آج صبح نو بجے تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

لاہور ۳۱ جولائی کمیونسٹ لیڈر پروفیسر عبداللہ صفدر جو کچھ عرصہ ہوا گوالمنڈی کے تھانہ سے فرار ہو گیا تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ رزمک کے رستہ سے گذر کر ماسکو پہنچ گیا ہے۔

کانپور ۳۱ جولائی۔ آج ڈاکخانہ کا خزانچی جب امپیریل بینک سے بیس ہزار روپیہ لے کر گاڑی میں ڈاکخانہ جا رہا تھا۔ تو سولہ سولہ سال کے تین لڑکوں نے جو ریوالوروں سے مسلح تھے۔ اس پر حملہ کر کے روپیہ چھین لینا چاہا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اور گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۳۱ جولائی۔ آج دارالعوام میں دریافت کیا گیا۔ کہ اب تک کتنی جرمن آب دوزوں کو ڈبویا یا گرفتار کیا گیا ہے گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس سے دشمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

لنڈن ۳۱ جولائی امریکہ کے صدر نے حکم دیا ہے کہ مغربی کرہ ارض کے باہر کسی ملک کو ہوائی جہازوں میں استعمال ہونے والا پیٹرول امریکہ سے نہیں بھیجا جا سکتا۔

ٹوکیو یکم اگست۔ جاپان کے سمندری محکمہ کے ایک بڑے افسر کا بیان ہے کہ امریکہ نے جاپان میں پیٹرول کی برآمد پر جو پابندیاں لگائی ہیں۔ جاپان گورنمنٹ اسے مخالفانہ کارروائی سمجھتی ہے۔ اگر امریکہ ایسا ہی کرتا رہا۔ تو جاپان بھی انٹرنیشنل جوابی کارروائی پر مجبور ہو گا۔

قاہرہ یکم اگست۔ آج انگریزی طیاروں نے ان اطالوی فوجوں پر جو سوڈان اور اریٹیریا کی سرحد پر جمع ہیں بڑے زور سے بم برسائے۔ منگل کے روز وہ صبح سے شام تک حملے کرتے رہے۔ اور فوجی دستوں کے علاوہ مشین گنوں کے اڈوں اور ہوائی اڈوں پر بھی بم برسائے۔ ایک اور دستہ نے میکا کا پر حملہ کیا۔ اور ہینگروں پر بم برسائے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دو اطالوی آب دوزیں دو انگریزی ہوائی کشتیوں نے بم برسا کر غرق کر دیں۔

لنڈن یکم اگست کل رات کے بعد دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر اور کوئی حملہ نہیں کیا۔ گذشتہ شام دشمن کے ایک ہوائی جہاز کو گرا لیا گیا تھا۔ جو انگریزی ہوائی جہاز دیکھ بھال کے لئے گئے تھے۔ ان میں سے دو واپس نہیں آئے۔

جرمنی کی ڈیفنس کمیٹی نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی میں بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے فیکٹریوں پر جو حملے کئے ہیں۔ اس سے لوگوں میں سخت گھبراہٹ پھیل رہی ہے۔ تازہ حملہ میں انگریزی ہوائی جہازوں نے آسٹنڈ میں ریل کے چار سو ڈبوں پر سخت بمباری کی۔ جس میں کئی ایک کو آگ لگ گئی۔ آسٹنڈ کی نہر میں کھڑی ہوئی جرمن کشتیوں پر بھی حملے کئے گئے۔

کلکتہ یکم اگست بنگال گورنمنٹ نے اسمبلی کے اسی اجلاس میں ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے رو سے ثانوی تعلیم پر کنٹرول رکھنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جائے گا۔ جس کے لئے تین عورتوں کو حکومت ممبر نامزد کرے گی۔ اور عام زندگیاں بھی حکومت کر سکتی ہے۔

شملہ یکم اگست حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز سے ہر قسم کا مال جس میں شکر بھی شامل ہے منگوانے کی عام اجازت ہے۔ نیز فیصلہ کیا گیا ہے کہ جاوا کی کھانڈ پر محصول نہ بڑھایا جائے۔ اور دوسری پابندیاں بھی دور کر دی جائیں۔

شملہ یکم اگست۔ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کل بنگلور پہنچ جائیں گے۔ جہاں میسور گورنمنٹ سے اس موضوع پر بات چیت کریں گے۔ کہ وہ اپنے صنعتی وسائل سے لڑائی کے کام میں مدد دے۔ مثلاً روئی۔ ایمونیا جو بموں وغیرہ میں کام آتا ہے۔ ہتھیار بنانے کے لئے لوہا۔ ہوائی جہازوں کے لئے ریشم۔ اور فوجی کیمپوں کے لئے لکڑی۔

لنڈن ۳۱ جولائی۔ دارالعوام میں پوچھا گیا۔ کہ سپین نے جبرالٹر پر قبضہ کی جو دھمکی دی تھی۔ اس کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جنرل فرانکو کا منشا سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ بات یقینی نہیں کہ سپین نے اپنی پالیسی میں تبدیلی کر لی ہے۔

فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ بعض جرمن اور آسٹرین نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے ان لوگوں کی ایک فہرست شائع کی گئی ہے۔

ٹوکیو ۳۱ جولائی۔ برطانوی باشندوں کی گرفتاری پر پروٹسٹ کے جواب میں حکومت جاپان نے کہا ہے۔ کہ جو برطانوی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف ہمارے پاس زبردست ثبوت موجود ہیں۔ بعض اور انگریز بھی حراست میں لئے گئے ہیں۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ابھی مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ اور کسی قوم سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

شملہ ۳۱ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ بڑے بڑے شہروں میں جلوس نہیں نکالے جا سکیں گے سوائے ماتمی اور شادی کے جلوسوں کے

کلکتہ ۳۱ جولائی۔ ہوم منسٹر بنگال نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ بنگال میں اڑھائی ہزار خاکسار ہیں۔ جن میں سے دو ہزار کلکتہ میں ہیں۔

ٹوکیو یکم اگست جاپانی حکومت نے ایک لمبا بیان اپنی داخلی اور خارجی پالیسی کے متعلق دیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ غیر ملکی پالیسی یہ ہو گی۔ کہ یورپ کی لڑائی سے الگ تھلگ رہ کر چین کا جھگڑا چکایا جائے۔ اور مشرقی ایشیا میں ایک نئی حکومت کا ڈھانچہ تیار کرے۔ داخلی پالیسی یہ ہو گی۔ کہ اسمبلی اور دفتری حکومت کی اصلاح کی جائے۔ بنکوں پر کنٹرول حاصل کیا جائے۔ اور غیر ملکی تجارت کو ایسی راہ پر چلایا جائے۔ جو دنیا کی موجودہ بدلی ہوئی حالت کے مطابق ہو۔ اپنے پرانے دوستوں کا ساتھ دیا جائے۔ اور ملکی بچاؤ کا پورا پورا سامان کیا جائے۔

شملہ یکم اگست حکومت نے ایک خاص پراویڈنٹ جاری کیا ہے۔ تا سرکاری ملازم ڈیفنس قرضوں میں حصہ لے سکیں۔ اس کا نام ڈیفنس آف انڈیا پراویڈنٹ فنڈ ہو گا۔ جتنا چندہ پہلے ماہ دیا جائے گا۔ اتنا ہی سارا سال دینا پڑے گا۔ اس پر تین روپیہ سینکڑہ سالانہ سود ملے گا۔ اور یہ روپیہ ایک حد تک انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہو گا۔

دہلی یکم اگست مہاراجہ صاحب جے پور نے ریاست کی تمام فیکٹریاں حکومت ہند کے حوالے کر دی ہیں۔ تا ان سے گولہ بارود بنانے کا کام کیا جا سکے۔ آپ نے سٹیم رولر انجن بھی حکومت کو دے دیئے ہیں۔ تا سڑکوں کی تعمیر کے کام آ سکیں۔

شملہ یکم اگست۔ ہندوستان اور جاپان کے نمائندوں میں تجارتی گفتگو گذشتہ مئی میں ہوئی تھی۔ اور خیال تھا۔ کہ مزید گفتگو اس ماہ میں ہو گی۔ لیکن جاپان کے موجودہ واقعات سے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ شاید یہ گفتگو جلد شروع نہ کی جا سکے۔

بمبئی یکم اگست آج یہاں تلک آنجہانی کی برسی منائی گئی۔ جلوس نکالا گیا۔ اور ان کے بت کے پاس ایک جلسہ کیا گیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۳۱ جولائی۔ حکومت امریکہ نے پیٹان گورنمنٹ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنا سفیر فرانس بھیج دیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ظہور ۱۳۱۹ہش بذریعہ ٹیلیفون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔ سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ برائے علاج لیڈی ایچسن ہسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی جائے۔ حرم رابع کو نسبتاً آرام ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج خوب زور کی بارش ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت اور بیرونی جماعتیں

جماعت احمدیہ بنگہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر احباب جماعت میں سخت اضطراب پیدا ہوا۔ چنانچہ ۲۹ جولائی کو اکثر احباب نے روزہ رکھا اور دو جانور ذبح کئے گئے۔ نیز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر اور مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل نے تقاریر کیں۔ اور حضور کی درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار ڈاکٹر فضل الحق سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ بنگہ

جماعت احمدیہ بھینی بانگر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی الفضل میں وصیت پڑھ کر جماعت احمدیہ بھینی بانگر نے حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کیں۔ اور مبلغ للعہ کا ایک جانور ذبح کر کے بطور صدقہ غرباء مساکین میں گوشت تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں متعدد اصحاب نے خود بھی مختلف قسم کے صدقات دیئے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر عرصہ دراز تک قائم رکھے۔

خاکسار ابراہیم

دردمندانہ التجا

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

خواب میں ایک بار پھر اپنی جھلک دکھایئے
پردۂ ظلمت خودی دل سے میرے اٹھایئے

لب پہ ہیں آہ و زاریاں دل میں ہیں بیقراریاں
آیئے آیئے حضور صبر و قرار لایئے

وہ بھی ہے کوئی زندگی جس میں سکونِ دل نہ ہو
غم سے نجات دیجیئے آکے مجھے جلایئے

میں ہوں ضعیف و ناتواں بار گنہ سے نیم جاں
اے میری جانِ آرزو آکے مجھے بچایئے

آپ نے راہِ عشق میں ہم کو کھڑا تو کر دیا
آبلہ پائی کا علاج بہرِ خدا بتایئے

ہائے یہ جانِ خستگی ہائے یہ دل شکستگی
جلوۂ رُخ دکھا کے آپ آگے ہمیں بڑھایئے

موت قدم قدم پہ ہے صبر و رضا کی راہ میں
زندگیٔ دوام کی راہ ہمیں دکھایئے

دہریت اور شرک میں ہو گئی مبتلا زمیں
فسق و فجور و ظلم کو دہر سے اب مٹایئے

کذب و دغا و جور ہے۔ خود غرضی کا دور ہے
وضع جہاں کچھ اور ہے درسِ وفا پڑھایئے

گوہرِ خستہ جان و دل آتشِ غم سے مضمحل
سینہ سے اب لگایئے دل کی لگی بجھایئے

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۵۸۔ محب زیر ملامت نہیں

گرمی کا موسم تھا فجر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد کی دوسری چھت پر کھلی فضا میں پڑھی جایا کرتی تھیں مسجد مبارک ابھی چھوٹی تھی۔ یعنی صرف اس حصہ میں جو اب کوچہ بندی کے اوپر ہے۔ اور جہاں اب دفتر محاسب ہے یہ حصہ شامل مسجد نہ تھا۔ ایک صف میں پانچ چھ نمازی کھڑے ہو سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صف اول میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ نماز میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور بعد نماز مغرب عموماً شہ نشین پر بیٹھ جاتے تھے۔ اور عشاء تک مجلس لگی رہتی تھی سنتوں سے فارغ ہو کر احباب آگے دوڑتے تھے۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں دبانے کا موقعہ مل جائے۔ یا کم از کم قدموں کے قریب بیٹھنے اور حضور کی باتیں سننا نصیب ہو جائے۔ ایک دفعہ ایک صاحب جو پشاور کی طرف سے آئے ہوئے تھے مگر دراصل لاہور کے رہنے والے تھے۔ اور ان کے ایک بازو میں کچھ تکلیف تھی جس کے سبب پٹی باندھے ہوئے تھے۔ وہ چوتھی یا پانچویں صف میں تھے۔ جب احباب آگے بڑھے تو کسی کے پاؤں سے اس کے بازو پر چوٹ آئی۔ جس سے وہ شاکی ہوا۔ کسی نے حضرت صاحب سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ فرمایا لوگوں کو چاہیئے۔ کہ احتیاط سے چلیں۔ مگر جو لوگ از روئے محبت آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بھی معذور ہیں۔ ان کو ملامت نہیں کی جا سکتی۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ یکم اگست سن ۱۹۴۰ء

چندہ تحریک جدید اور بیرون ہند کے احباب کے لئے قابل تقلید مثال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والوں سے اس خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں۔ کہ وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدوں کو تحریک جدید کا جو جلسہ ۱۰ اگست کو ہونے والا ہے اس سے پہلے پورا کر دیں۔ یا کم از کم اس کا بڑا حصہ ادا کر دیں۔

حضور کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لئے جہاں ہندوستان کے احباب کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں بیرون ہند کے احباب بھی اسی تگ و دو میں ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب جنہوں نے گزشتہ سال محلہ دارالعلوم میں اپنا مکان بنایا تھا اور اس وجہ سے مقروض ہو گئے تھے۔ ایک سو پچاس شلنگ افریقہ سے بذریعہ تار بھیجے ہیں۔ یہ جذبۂ اخلاص جہاں بیرون ہند کے احباب کو اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے ۱۰ اگست تک مقامی جماعت میں ادا کر دیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ ثواب کے مستحق قرار پا جائیں۔ وہاں ہندوستان کی جماعتوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ انہیں بیرون ہند کے احباب سے بھی بڑھ کر کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ ۱۰ اگست تک اپنے وعدوں کو پورا کر سکیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیراشوٹ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

ذیل کا مضمون بیماری کی ابتداء میں لکھا تھا۔ مگر "الفضل" کے دفتر میں نہ بھیج سکا۔ اب اتفاقاً نظر آگیا۔ اور اشاعت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ ایک ذوقی مضمون ہے۔

کسی مسئلہ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جہاں اور بہت سے معیار ہیں۔ وہاں ایک معیار یہ بھی ہے۔ کہ سچے مسئلہ کی تائید میں روز بروز زیادہ سے زیادہ شاہد پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگرچہ ابتدا میں صداقت زیادہ واضح نہیں ہوتی مگر انجام کار اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر ناراستی اور بطالت دعوے کی ابتدا میں پُرفریب بیانات کی وجہ سے زیادہ نمایاں نظر آتی ہے مگر آہستہ آہستہ اس کے تائیدی شواہد مٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا جھوٹا ہونا بالکل نمایاں ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے معاملہ میں شروع شروع میں زلیخا کے پُرفریب بیان سے حضرت یوسف کا پہلو کمزور اور زلیخا کا پہلو مضبوط نظر آتا تھا۔ مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ جھوٹ کمزور ہوتا گیا۔ اور سچ طاقت پکڑتا گیا۔ یہاں تک کہ مطابق آیت ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ۔ آخر کار مختلف نشانات اور شواہد کے ذریعہ حضرت یوسف کی صداقت زلیخا کے خاندان پر ظاہر ہو گئی اس لئے آخری قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ بدنامی سے بچنے کے لئے حضرت یوسف کو چند سال کے لئے پبلک کی نظروں سے غائب کر دیا۔ مگر انجام کار یہ آخری حیلہ بھی ناکام ہوا۔ اور صداقت آج تک سورج سے زیادہ چمک رہی ہے۔ اور جھوٹ ہمیشہ کے لئے مخفی ہو چکا ہے۔

اسی طرح ابتداء میں حضرت امام حسینؓ کی مظلومی اور یزید اور اس کے ساتھیوں کی غلط کاری ویسی نمایاں نہ تھی۔ جیسی کہ اس واقعہ کے بعد آہستہ آہستہ ترقی کر کے دنیا پر سورج سے زیادہ روشن ہو گئی۔ جب یہ واقعہ ہائلہ ہوا۔ اُس وقت وہ یزید کے زیر اثر بالخصوص ملک شام کے لاکھوں مسلمان ایسے تھے۔ جو حق کو باطل۔ اور باطل کو حق سمجھتے تھے۔ مگر اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ مطابق آیت اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ صداقت نے اپنا سر نکالنا شروع کیا اور باطل کی چمک کم ہونے لگی۔ اور آج یہ حال ہے۔ کہ روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی یزیدی باطل کا مؤید اور حسینی حق کا مخالف نہیں۔ کیونکہ صداقت میں خدا تعالیٰ نے یہ ایک خاصیت رکھی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اور تدریجاً اس کے شواہد بڑھتے جاتے ہیں اور باطل کا یہ خاصہ مقرر کیا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اور تدریجاً اس کے شواہد کم ہوتے جاتے ہیں۔

اسی اصول پر ہم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات۔ اور حیات۔ اور ان کے آسمان سے اترنے کو پرکھتے ہیں۔ گو صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں حیاتِ مسیح کا عقیدہ رائج نہیں تھا۔ لیکن صحابہؓ کے بعد جلدی ہی یہ ظلمت دنیا پر چھا گئی۔ اور فیج اعوج میں یہ بطالت پورا زور پکڑ گئی۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کے عروج اور دجال اور یاجوج و ماجوج کے خروج کے زمانہ میں جب یہ مسئلہ عیسائیوں کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف بطور ہتھیار کے استعمال ہونے لگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مجدد بلکہ مجددِ اعظم کے ذریعہ دنیا پر اس بطالت کی تردید شروع کی۔ اور جیسا کہ ہم مثالوں سے واضح کر آئے ہیں۔ صداقت ہمیشہ ابتدا میں ایک کونپل کی طرح ہوتی ہے۔ مگر بعد میں آہستہ آہستہ ایک تناور درخت بن جاتی ہے۔ یہی حال اس مسئلہ کا بھی ہے۔ کہ یہ سچا مسئلہ ابتدا میں معمولی طور پر پیش کیا گیا۔ مگر آج پچاس سال کے بعد روز بروز زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا گیا۔ مثلاً شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی بعض آیات سے ازالہ اوہام میں اس مسئلہ کو درج فرمایا۔ مگر پھر اس صداقت کے شواہد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور ازالہ اوہام کے وقت اگر بعض آیات یہ ثابت کرتی تھیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کتاب کے چند سال بعد ہی اس امر کے انکشاف نے اس مسئلہ کے ثبوت کو اعلیٰ درجہ تک پہنچا دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تاریخ کی کتابوں اور اہل کشمیر کی انیس سو سالہ متفقہ روایتوں۔ اور مزار کے مجاوروں کی اباً عن جدٍ شہادتوں نے سرینگر کے محلہ خان یار میں ثابت کر دی۔ اور گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کی ایک ہی آیت کافی ہے۔ اور انبیاء سابقین کی موت کے ثبوت کے لئے ان کی قبر کی نشاندہی ضروری نہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالف بھی حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت یونس اور حضرت الیاس علیہم السلام وغیرہ وغیرہ بہت سے انبیاء کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ مگر ان کی قبر کی کوئی تعیین نہیں کر سکتے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کے ثبوت کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ان کی قبر کی تعیین کی جائے لیکن چونکہ صداقت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ روز بروز زیادہ واضح اور نمایاں ہوتی جائے۔ اس لئے وفات مسیح کا مسئلہ بھی گو ابتداء میں چند آیات پر مبنی تھا۔ مگر چونکہ ایک صداقت تھا۔ اس لئے اور صداقتوں کی طرح وہ زیادہ سے زیادہ واضح اور روشن ہوتا گیا۔

پس حدیثوں سے بھی اس مسئلہ کی تائیدات پیش کی گئیں۔ ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید نکلے۔ لغت کی کتابیں بھی اس کی تائید میں کھڑی ہو گئیں۔ جاہلیت کے اشعار نے بھی اس کی تائید کی۔ ملک شام سے لے کر کشمیر تک مسیح کے سفر کی منزلوں کے ناموں نے بھی اس مسئلہ کی طرف راہ نمائی کی۔ یہاں تک کہ آج خود عیسائی موجدوں کے ہاتھوں نے ہوائی جہاز تیار کر کے حضرت مسیح کے آسمان سے اُترنے کو قوی سے کمزور اور واضح کو مبہم اور یقین کو شک میں تبدیل کر دیا۔ کیونکہ جب تک ہوائی جہاز منصۂ ظہور پر نہ آئے تھے۔ اس وقت اگر کوئی شخص دو زرد چادروں میں اُوپر سے اُترتا ہوا دکھائی دیتا۔ تو کسی کو یہ وہم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ آسمان سے نہیں اُترا۔ لیکن آج [illegible] چکے ہیں۔ کہ وہ ہوائی جہاز میں چڑھ کر اور انسانی نظر سے غائب ہو کر محض ایک پیٹھ پر بندھی ہوئی پیٹی کے ذریعہ ہوائی جہاز سے چھلانگ لگا کر آہستہ آہستہ نیچے اُتر آتے ہیں۔ کسی شخص کا دو زرد چادریں اوڑھ کر اوپر سے نیچے آجانا آسمان سے نیچے اُترنے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس طریق سے مقدر ہوتا جس طرح ہمارے مخالف سمجھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ہوائی جہازوں کی ایجاد سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اُتار لیتا۔ تا اُن کو اُترتے دیکھ کر کوئی شخص شبہ نہ کر سکتا اور جسمانی طور پر آسمان سے اُترنے سے جو فوائد مدنظر ہوتے وہ حاصل ہو جاتے۔ لیکن کیا یہ عجیب امر نہیں کہ حکیم علیم خدا نے حضرت مسیحؑ کو تمام انبیاء سے اس امر میں ممتاز کر کے کہ وہ زندہ آسمان سے اترے گا۔ پھر ہوائی جہازوں کی ایجاد کی توفیق دیکر انیس سو سالہ انتظار کو محض وہم اور شک میں تبدیل کر دیا۔ پس ہوائی جہازوں کی ایجاد اور ان پر سے لاکھوں آدمیوں کا اُتر آنا اس امر کی فعلی شہادت ہے کہ ہمارے علیم و حکیم خدا کے علم میں مسیح کا نزول ظاہری طور پر نہیں ہے۔

پیراشوٹ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

ذیل کا مضمون بیماری کی ابتداء میں لکھا تھا۔ مگر "الفضل" کے دفتر میں نہ بھیج سکا۔ اب اتفاقاً نظر آگیا۔ اور اشاعت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ ایک ذوقی مضمون ہے:۔

کسی مسئلہ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جہاں اور بہت سے معیار ہیں۔ وہاں ایک معیار یہ بھی ہے۔ کہ سچے مسئلہ کی تائید میں روز بروز زیادہ سے زیادہ شواہد پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگرچہ ابتدا میں صداقت زیادہ واضح نہیں ہوتی۔ مگر انجام کار اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر ناراستی اور بطالت دعوے کی ابتدا میں پُر فریب بیانات کی وجہ سے زیادہ نمایاں نظر آتی ہے مگر آہستہ آہستہ اس کے تائیدی شواہد مٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا جھوٹا ہونا بالکل نمایاں ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے معاملہ میں شروع شروع میں زلیخا کے پُر فریب بیان سے حضرت یوسف کا پہلو کمزور اور زلیخا کا پہلو مضبوط نظر آتا تھا۔ مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ جھوٹ کمزور ہوتا گیا۔ اور سچ طاقت پکڑتا گیا۔ یہاں تک کہ مطابق آیت ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ۔ آخر کار مختلف نشانات اور شواہد کے ذریعہ حضرت یوسفؑ کی صداقت زلیخا کے خاندان پر ظاہر ہو گئی اس لئے آخری قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ بدنامی سے بچنے کے لئے حضرت یوسفؑ کو چند سال کے لئے پبلک کی نظروں سے غائب کر دیا۔ مگر انجام کار یہ آخری حیلہ بھی ناکام ہوا۔ اور صداقت آج تک سورج سے زیادہ چمک رہی ہے۔ اور جھوٹ ہمیشہ کے لئے مخفی ہو چکا ہے۔

اسی طرح ابتداء میں حضرت امام حسینؓ کی مظلومی اور یزید۔ اور اس کے ساتھیوں کی غلط کاری ویسی نمایاں نہ تھی۔ جیسی کہ اس واقعہ کے بعد آہستہ آہستہ ترقی کر کے دنیا پر سورج سے زیادہ روشن ہو گئی۔ جب یہ واقعہ ہائلہ ہوا۔ اُس وقت وہ یزید کے زیر اثر بالخصوص ملک شام کے لاکھوں مسلمان ایسے تھے۔ جو حق کو باطل۔ اور باطل کو حق سمجھتے تھے۔ مگر اس واقعہ کے ختم ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ مطابق آیت اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ صداقت نے اپنا سر نکالنا شروع کیا اور باطل کی چمک کم ہونے لگی۔ اور آج یہ حال ہے۔ کہ روئے زمین پر کوئی ایک شخص بھی یزیدی باطل کا مؤید اور حسینی حق کا مخالف نہیں۔ کیونکہ صداقت میں خدا تعالےٰ نے یہ ایک خاصیت رکھی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اور تدریجاً اس کے شواہد بڑھتے جاتے ہیں اور باطل کا یہ خاصہ مقرر کیا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ اور تدریجاً اس کے شواہد کم ہوتے جاتے ہیں۔

اسی اصول پر ہم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات۔ اور حیات۔ اور ان کے آسمان سے اترنے کو پرکھتے ہیں۔ گو صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں حیاتِ مسیح کا عقیدہ رائج نہیں تھا۔ لیکن صحابہؓ کے بعد جلدی ہی یہ ظلمت دنیا پر چھا گئی۔ اور فیج اعوج میں یہ بطالت پورا زور پکڑ گئی۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کے عروج اور دجال اور یاجوج و ماجوج کے خروج کے زمانہ میں جب یہ مسئلہ عیسائیوں کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف بطور ہتھیار کے استعمال ہونے لگا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک مجدد بلکہ مجدد اعظم کے ذریعہ دنیا پر اس بطالت کی تردید شروع کی۔ اور جیسا کہ ہم مثالوں سے واضح کر آئے ہیں۔ صداقت ہمیشہ ابتدا میں ایک کونپل کی طرح ہوتی ہے۔ مگر بعد میں آہستہ آہستہ ایک تناور درخت بن جاتی ہے۔ یہی حال اس مسئلہ کا بھی ہے۔ کہ یہ سچا مسئلہ ابتدا میں معمولی طور پر پیش کیا گیا۔ مگر آج پچاس سال کے بعد روز بروز زیادہ سے زیادہ واضح ہوتا گیا۔ مثلاً شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی بعض آیات سے ازالہ اوہام میں اس مسئلہ کو درج فرمایا۔ مگر پھر اس صداقت کے شواہد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور ازالہ اوہام کے وقت اگر بعض آیات یہ ثابت کرتی تھیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اس کتاب کے چند سال بعد ہی اس امر کے انکشاف نے اس مسئلہ کے ثبوت کو اعلےٰ درجہ تک پہونچا دیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تاریخ کی کتابوں اور اہل کشمیر کی انیس سو سالہ متفقہ روایتوں۔ اور مزار کے مجاوروں کی ابًا عن جدٍ شہادتوں نے سرینگر کے محلہ خان یار میں ثابت کر دی۔ اور گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کی ایک ہی آیت کافی ہے۔ اور انبیاء سابقین کی موت کے ثبوت کے لئے ان کی قبر کی نشان دہی ضروری نہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالف بھی حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت یونس اور حضرت الیاس علیہم السلام وغیرہ وغیرہ بہت سے انبیاء کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ مگر ان کی قبر کی کوئی تعیین نہیں کر سکتے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کے ثبوت کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ان کی قبر کی تعیین کی جائے لیکن چونکہ صداقت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ روز بروز زیادہ واضح اور نمایاں ہوتی جائے۔ اس لئے وفات مسیحؑ کا مسئلہ بھی گو ابتداء میں چند آیات پر مبنی تھا۔ مگر چونکہ ایک صداقت تھا۔ اس لئے اور صداقتوں کی طرح وہ زیادہ سے زیادہ واضح اور روشن ہوتا گیا۔

پس حدیثوں سے بھی اس مسئلہ کی تائیدات پیش کی گئیں۔ ائمہ کے اقوال بھی اس کے مؤید نکلے۔ لغت کی کتابیں بھی اس کی تائید میں کھڑی ہو گئیں۔ جاہلیت کے اشعار نے بھی اس کی تائید کی۔ ملکِ شام سے لے کر کشمیر تک مسیح کے سفر کی منزلوں کے ناموں نے بھی اس مسئلہ کی طرف راہ نمائی کی۔ یہاں تک کہ آج خود عیسائی موجدوں کے ہاتھوں نے ہوائی جہاز تیار کر کے حضرت مسیحؑ کے آسمان سے اُترنے کو قوی سے کمزور اور واضح کو مبہم اور یقین کو شک میں تبدیل کر دیا۔ کیونکہ جب تک ہوائی جہاز منصۂ ظہور پر نہ آئے تھے۔ اس وقت اگر کوئی شخص دو زرد چادروں میں اُوپر سے اُترتا ہوا دکھائی دیتا۔ تو کسی کو یہ وہم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ آسمان سے نہیں اُترا۔ لیکن آج جب کہ ساڑھے لاکھ روسی یہ مشق کر چکے ہیں۔ کہ وہ ہوائی جہاز میں چڑھ کر اور انسانی نظر سے غائب ہو کر محض ایک پیٹھ پر بندھی ہوئی پیٹی کے ذریعہ ہوائی جہاز سے چھلانگ لگا کر آہستہ آہستہ نیچے اُتر آتے ہیں۔ کسی شخص کا دو زرد چادریں اوڑھ کر اوپر سے نیچے آ جانا آسمان سے نیچے اُترنے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اسی طریق سے مقدر ہوتا جس طرح ہمارے مخالف سمجھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ ہوائی جہازوں کی ایجاد سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اُتار لیتا۔ تا اُن کو اُترتے دیکھ کر کوئی شخص شبہ نہ کر سکتا اور جسمانی طور پر آسمان سے اُترنے سے جو فوائد مدنظر ہوتے وہ حاصل ہو جاتے۔ لیکن کیا یہ عجیب امر نہیں کہ حکیم علیم خدا نے حضرت مسیحؑ کو تمام انبیاء سے اس امر میں ممتاز کر کے کہ وہ زندہ آسمان سے اترے گا۔ پھر ہوائی جہازوں کی ایجاد کی توفیق دے کر انیس سو سالہ انتظار کو محض وہم اور شک میں تبدیل کر دیا۔ پس ہوائی جہازوں کی ایجاد اور ان پر سے لاکھوں آدمیوں کا اُتر آنا اس امر کی فعلی شہادت ہے کہ ہمارے علیم و حکیم خدا کے علم میں مسیح کا نزول ظاہری طور پر نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ خدا تعالیٰ کی غیرت یہ کبھی گوارا نہ کرتی۔ کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نبی اس زمین میں زندگی بسر کریں۔ مگر ایک نبی انیس سو سال سے آسمان پر روک لیا جائے۔ اور دنیا منتظر ہو کہ وہ دوپہر کے وقت سب کے سامنے آسمان سے نیچے اترے اور پھر خدا تعالیٰ حضرت مسیح کو ایسے زمانہ میں نازل کرے۔ جبکہ روس اور جرمن کا بچہ بچہ ایسے طریق سے نیچے اتر سکتا ہے۔ کہ دیکھنے والا یہی یقین کرے کہ یہ آسمان سے اتر رہا ہے۔

پس جس طرح ہر صداقت میں یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح وفات مسیح کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ اور تدریجاً زیادہ واضح زیادہ روشن اور زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جس کا اس زمانہ کے لحاظ سے آخری گواہ ہوائی جہازوں اور پیراشوٹوں کا وجود ہے۔ اور جس طرح اونٹ کی کمر کو آخری تنکا توڑ دیتا ہے۔ اسی طرح ہوائی جہاز کی ایجاد نے مسیح کے آسمانی نزول کے عقیدہ کی کمر کو بالکل توڑ ڈالا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے۔ اس جنگ میں کوئی جرمن دو زرد چادریں اوڑھ کر اور چھوٹی سی مشین گن کپڑوں میں چھپا کر دمشق کے فرضی منارۃ البیضاء پر اترتا دکھائی دے۔ اور دمشق کے سینکڑوں جبہ پوش علماء جاء المسیح جاء المسیح کہتے ہوئے اس کی طرف بھاگیں۔ اور اس امید پر کہ اب ہمارے گھر خزانوں سے بھر جائیں گے اچھلتے کودتے اس کے پاس پہنچیں۔ اور مشین گن سے سب کا صفایا کر دے تب مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ صرف ایک مسیح نہیں بلکہ لاکھوں دشمنانِ مسیح بھی دو زرد چادریں اوڑھ کر آسمان سے اتر سکتے ہیں۔ اے میرے خدا تو مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے۔ اور وہ سمجھ جائیں۔ کہ اب ہزاروں شعبدہ باز مسیح کے دشمن پیراشوٹ تو مختلف قسم کے لباسوں میں اتر سکتے ہیں۔ مگر خدا کا سچا مسیح آسمان سے نہیں اتر سکتا کیونکہ

یار دجو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

غیر مبایعین اور ان کے امیر کی ”الوصیت“ کی صریح نافرمانی

(۲)

چوتھی نافرمانی

غیر مبایعین نے بے جا حسد کے طور پر اور از راہ طعن و تمسخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے دشمنی اور عداوت شروع کر رکھی ہے۔ وہ ہر ایسے شخص کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا دشمن بنکر کھڑا ہو۔ اور ان باتوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مگر ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے تعلق رکھتا ہے جانتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو حضور کی ذریت سے ایک خاص تعلق ہے۔ اور یہ ذکر قریباً ہر اہم تصنیف میں موجود ہے۔ چنانچہ رسالہ ”الوصیت“ صفحہ ۸ پر یہ ذکر ہے۔ تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ علاوہ ازیں حضور نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹ پر جو اپنے دس خاص نشان بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے دسواں نشان یہ تحریر فرمایا ہے۔ خدا نے مجھے یہ وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکونگا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اسی فرزند موعود کی پیشگوئی کا ذکر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں انہی الفاظ میں ہے۔ پس ہر احمدی کا ایمان ہے۔ کہ خدا نے اپنے پیارے مسیح کی پیشگوئیوں کو جو فرزند موعود کے متعلق ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین کے وجود میں پورا فرمادیا ہے پس غیر مبایعین کا حضرت اقدس کے خاندان کے خلاف کھڑا ہونا بھی سراسر خلاف منشاء الوصیت ہے۔ الوصیت صفحہ ۲۷ پر بھی یہی ذکر ہے۔ کیونکہ حضور کے اہل و عیال خدا کی وحی سے بہشتی قرار دئیے جا چکے ہیں۔ اور خدا کا علم قطعی ہے پس یہ ثابت ہوا۔ کہ خاندان حضرت اقدس سراسر حق پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔“

پانچویں نافرمانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے“ (الوصیت صفحہ ۱۰) غیر مبایعین کا ایمان اس معیار پر قطعاً پورا نہیں اترتا۔ کیونکہ ان کا طریق عمل اس کے صریح خلاف ہے۔

چھٹی نافرمانی

غیر مبایعین کے ناقص ایمان کا اس امر سے بھی پتہ لگ سکتا ہے کہ انہوں نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر دیا۔ حضرت اقدس رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔“

ساتویں نافرمانی

اسی طرح نفس نبوت (بیان فرمودہ الوصیت) سے بھی مولوی محمد علی صاحب اور انکی پارٹی بکلی انکار کر چکی ہے۔ نفس نبوت کی تعریف رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲ پر حضرت اقدس نے یوں تحریر فرمائی ہے ”جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے“ گویا تمام انبیاء نے نبوت کی یہی تعریف کی ہے۔ جو حضرت اقدس نے تحریر فرمائی ہے۔ پس غیر مبایعین نہ صرف حضرت اقدس کے خلاف ہیں۔ بلکہ سب انبیاء کی بیان کردہ تعریف نفس نبوت کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔

آٹھویں نافرمانی

غیر مبایعین کے ناقص ایمان ہونے کا اور ثبوت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے کئی آیات کے وہ معنی کئے ہیں جو سراسر خلاف منشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ کئی آیات کی تفسیر جو حضرت اقدس نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے غیر مبایع بالکل اس کے الٹ لکھتے ہیں۔ چنانچہ معارف قرآنیہ صفحہ ۱۳ رسالہ الوصیت کو غیر مبایع بالکل نظر انداز کر چکے ہیں۔ یہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے۔ اور کئی دفعہ اس کا ذکر اخبار الفضل میں آچکا ہے

نویں نافرمانی

ان لوگوں نے مقبرہ بہشتی سے تعلق کی ہوئی وصیتیں منسوخ کر دیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

”میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہوگئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا آمین یارب العالمین“

”پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے

ورنہ خدا تعالےٰ کی غیرت یہ کبھی گوارا نہ کرتی۔ کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نبی اس زمین میں زندگی بسر کریں مگر ایک نبی انیس سو سال سے آسمان پر روک لیا جائے۔ اور دنیا منتظر ہو۔ کہ وہ دوپہر کے وقت سب کے سامنے آسمان سے نیچے اترے اور پھر خدا تعالےٰ حضرت مسیح کو ایسے زمانہ میں نازل کرے۔ جبکہ روس اور جرمن کا بچہ بچہ ایسے طریق سے نیچے اتر سکتا ہے۔ کہ دیکھنے والا بھی یقین کرے کہ یہ آسمان سے اتر رہا ہے۔

پس جس طرح ہر صداقت میں یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح وفات مسیح کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ اور تدریجاً زیادہ واضح زیادہ روشن اور زیادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جس کا اس زمانہ کے لحاظ سے آخری گواہ ہوائی جہازوں اور پیراشوٹوں کا وجود ہے۔ اور جس طرح اونٹ کی کمر کو آخری تنکا توڑا کرتا ہے۔ اسی طرح ہوائی جہاز کی ایجاد نے مسیح کے آسمانی نزول کے عقیدہ کی کمر کو بالکل توڑ ڈالا ہے۔ پیراشوٹ [illegible] کوئی جرمن دو زرد چادریں اوڑھ کر اور چھوٹی سی شین گن کپڑوں میں چھپا کر دمشق کے فرضی منارۃ البیضاء پر اترتا دکھائی دے۔ اور دمشق کے سینکڑوں جبہ پوش علماء جاء المسیح جاء المسیح کہتے ہوئے اس کی طرف بھاگیں۔ اور اس امید پر کہ اب ہمارے گھر خزانوں سے بھر جائینگے اپنے جھلنے کو دستے اس کے پاس پہنچیں۔ اور شین گن سے سب کا صفایا کر دے تب مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ صرف ایک مسیح نہیں بلکہ لاکھوں دشمنان مسیح بھی دو زرد چادریں اوڑھ کر آسمان سے اتر سکتے ہیں۔ اے میرے خدا تو مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے۔ اور وہ سمجھ جائیں۔ کہ اب ہزاروں شعبدہ باز مسیح کے دشمن پیراشوٹ تو مختلف قسم کے لباسوں میں اتر سکتے ہیں۔ مگر خدا کا سچا مسیح آسمان سے نہیں اتر سکتا کیونکہ

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

غیر مبایعین اور اُن کے امیر کی "الوصیت" کی صریح نافرمانی

(۲)

چوتھی نافرمانی

غیر مبایعین نے بے جا حسد کے طور پر اور از راہ طعن و تمسخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے دشمنی اور عداوت شروع کر رکھی ہے۔ وہ ہر ایسے شخص کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا دشمن بنکر کھڑا ہو۔ اور ان باتوں کو اپنی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مگر ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے تعلق رکھتا ہے جانتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو حضور کی ذریت سے ایک خاص تعلق ہے۔ اور یہ ذکر قریباً ہر اہم تصنیف میں موجود ہے۔ چنانچہ رسالہ "الوصیت" صفحہ ۸ پر یہ ذکر ہے۔ تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ علاوہ ازیں حضور نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹ پر جو اپنے دس خاص نشان بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک نشان یہ تحریر فرمایا ہے۔ خدا نے مجھے یہ وعدہ دیا ہے۔ کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکونگا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اسی فرزند موعود کی پیشگوئی کا ذکر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں انہی الفاظ میں ہے۔ پس ہر احمدی کا ایمان ہے۔ کہ خدا نے اپنے پیارے مسیح کی پیشگوئیوں کو جو فرزند موعود کے متعلق ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین کے وجود میں پورا فرما دیا ہے پس غیر مبایعین کا حضرت اقدس کے خاندان کے خلاف کھڑے ہونا بھی سراسر خلاف منشاء الوصیت ہے۔ الوصیت صفحہ ۲۷ پر بھی یہی ذکر ہے۔ کیونکہ حضور کے اہل و عیال خدا کی وحی سے بہشتی قرار دیئے جاچکے ہیں۔ اور خدا کا علم قطعی ہے پس یہ ثابت ہوا۔ کہ خاندان حضرت اقدس سراسر حق پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

پانچویں نافرمانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے" (الوصیت صفحہ ۱۰) غیر مبایعین کا ایمان اس معیار پر قطعاً پورا نہیں اترتا۔ کیونکہ ان کا طریق عمل اس کے صریح خلاف ہے۔

چھٹی نافرمانی

غیر مبایعین کے ناقص ایمان کا اس امر سے بھی پتہ لگ سکتا ہے کہ انہوں نے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر دیا۔ حضرت اقدس رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہونچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔"

ساتویں نافرمانی

اسی طرح نفس نبوت (بیان فرمودہ الوصیت) سے بھی مولوی محمد علی صاحب اور انکی پارٹی بکلی انکار کر چکی ہے۔ نفس نبوت کی تعریف رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲ پر حضرت اقدس نے یوں تحریر فرمائی ہے "جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے" گویا تمام انبیاء نے نبوت کی یہی تعریف کی ہے۔ جو حضرت اقدس نے تحریر فرمائی ہے۔ پس غیر مبایعین نہ صرف حضرت اقدس کے خلاف ہیں بلکہ سب انبیاء کی بیان کردہ تعریف نفس نبوت کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔

آٹھویں نافرمانی

غیر مبایعین کے ناقص ایمان ہونے کا اور ثبوت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے کئی آیات کے وہ معنی کئے ہیں۔ جو سراسر خلاف منشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ کئی آیات کی تفسیر جو حضرت اقدس نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے غیر مبایع بالکل اس کے الٹ لکھتے ہیں۔ چنانچہ معارف قرآنیہ صفحہ ۱۳ رسالہ الوصیت کو غیر مبایع بالکل نظر انداز کر چکے ہیں۔ یہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے۔ اور کئی دفعہ اس کا ذکر اخبار الفضل میں آچکا ہے

نویں نافرمانی

ان لوگوں نے مقبرہ بہشتی سے متعلق کی ہوئی وصیتیں منسوخ کر دیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہوگئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا آمین یارب العالمین"

"پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین۔ یارب العلمین"

"پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم! غفور رحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجالاتے ہیں...... آمین! یارب العلمین"

کوئی غیر مبایع یہ نہ سمجھے۔ کہ حضور کی یہ دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ کیونکہ حضور کی وحی سے ثابت ہے۔ کہ یہ دعائیں اللہ تعالے نے قبول فرمالی ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ اور وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجالانا ہوگا۔"

ان تین شرائط کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد حضرت اقدس ص ۲۱ حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہٰی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

"خدا تعالے کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

پس اکابر غیر مبایعین کا حضرت اقدسؑ کے فرمان مندرجہ الوصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ کے متعلق اپنی وصیتیں کرنا۔ اور پھر ان کو منسوخ کر دینا الوصیت کی صریح نافرمانی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ رسالہ الوصیت از صفحہ اول تا آخر سب کا سب ثابت کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان حق پر ہے اور عین اسی راستہ پر گامزن ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا اور وصیت کا قریباً ہر صفحہ اور ہر مضمون غیر مبایعین یا دیگر مخرجین کے ناحق پر ہونے کو نہایت وضاحت سے ثابت کر رہا ہے۔

خاکسار

کریم الدین ابن مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کھاریاں۔

دوم:۔ چندہ خاص یا دیگر ہنگامی چندے اصل تنخواہ پر دینے چاہئیں۔ یا لازمی چندے منہا کرنے کے بعد ادا کئے جائیں؟

الجواب۔ نظارت ہذا کی طرف سے جب کبھی چندہ خاص یا کسی دیگر ہنگامی چندے کی شرح عائد کی جاتی ہے۔ تو چندہ دہندگان کی اصل آمد کے مد نظر لگائی جاتی ہے۔ اس لئے قطع نظر دیگر چندوں کے اس کا حساب بھی اصل آمد پر ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر کسی کی ایک سو روپیہ تنخواہ ہے۔ اور دس روپیہ ادا کرتا ہے تو چندہ خاص سو روپیہ پر ہی لیا جائے گا نہ کہ نوے روپے پر۔

سوم:۔ اگر پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کا سود ناجائز ہے۔ اور انسان ان کو اپنی ذات پر خرچ نہیں کر سکتا۔ تو ایسی سودی رقم کو کیا کرنا چاہیئے۔

الجواب:۔ مرکز میں ایسی سودی رقوم کے لئے "اشاعت اسلام" کی مد موجود ہے۔ اس لئے ایسی تمام رقوم اس مد میں داخل خزانہ مرکزی کرنی چاہئیں اور کسی شخص کو از خود صرف کرنے کی اجازت نہیں۔

ناظر بیت المال

آہ! ملک رحمت اللہ صاحب

میرے عزیز دوست ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل مرحوم ایسے اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔ جو دل میں گھر کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ آپ ایک پرجوش مخلص احمدی نوجوان تھے۔ احمدیت کے لئے بڑے غیور تھے۔ اور چھوٹی ہی عمر میں زاہد و عابد تھے

مولوی صاحب مرحوم۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے برادر خورد تھے۔ انہوں نے مولوی فاضل۔ مبلغین کلاس اور میٹرک کے امتحانات بڑے امتیاز کے ساتھ پاس کئے متواتر امتحانات پاس کرنے کی وجہ سے صحت ہمیشہ کمزور رہتی تھی۔ کہ یکدم سخت بیماری نے حملہ کر دیا۔ جب ابتدا میں آپ بیمار ہوئے۔ تو ڈاکٹر ٹائیفائڈ بتاتے رہے مگر بعد میں جب آپ کو میو ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا۔ تو ایکس ریز سے معلوم ہوا کہ دونو پھیپھڑے بالکل خراب ہو چکے ہیں۔ اور ٹیوبرکلوسس کا شدید حملہ ہے۔ اس وقت آپ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ آپ کو کسی صحت افزا ٹھنڈے مقام پر لے جایا جائے۔ مگر ڈاکٹروں نے سفر کی اجازت نہ دی۔ لہٰذا قادیان میں ہی چند اطبار اور ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا۔ مگر ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

جو کچھ خدا کو منظور تھا وہی ہوا اور وہ ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

صالح احمد خان ادیب فاضل منشی فاضل قادیان

چند سوالات کے جواب

حال میں ایک دوست کی طرف سے چند سوالات موصول ہوئے ہیں۔ جن کا جواب اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

اول۔ پراویڈنٹ فنڈ کی جمع شدہ رقم پر جو سود سرکار دیتی ہے۔ کیا اسے اپنے اوپر صرف کیا جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ سود خواہ کسی قسم کا ہو۔ اسلام میں جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض ایسی سودی رقوم جو بعض وجوہ سے لینی پڑتی ہیں۔ ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ کہ انہیں اشاعت اسلام میں صرف کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسلام اس وقت اضطراری حالات میں ہے۔ مگر یہ اجازت مختص الزمان

اعلان

صلاح الدین صاحب پسر کپتان محمد الدین صاحب ساکن کھاریاں کو کئی بار نظارت امور عامہ میں بلایا گیا۔ لیکن وہ باوجود اطلاع پانے کے حاضر نہیں ہوئے۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ اس اعلان کی اشاعت کے ایک ہفتہ کے اندر اندر نظارت امور عامہ میں حاضر نہ ہوئے۔ تو ان کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائیگا۔

ناظر امور عامہ

جوبلی فنڈ

کیا آپ جوبلی فنڈ میں حصہ لے چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اب بھی موقعہ ہے۔ فوراً رقم مرکز میں بھجوا دیں۔ حصول ثواب اور شکر نعمت کی ادائیگی کا یہ ایک نادر موقعہ ہے جسے کسی مخلص احمدی کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں تو دوسرے دوستوں کو بقایا صاف کرنے کی تلقین کر کے مزید ثواب حاصل کریں۔ ہر دوست کو خیال

[illegible] ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

سماٹرا

عرصہ زیر رپورٹ میں علاوہ خطبات کے انیس لیکچر دیئے۔ تبلیغی ضروریات کے پیش نظر چھ مختلف مضامین پر نوٹ لکھوائے ۲۰ کے قریب غیر احمدی دوستوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۶ خطوط لکھے جن میں سے بعض سوالات کے جواب میں لمبے لمبے مضامین پر مشتمل تھے۔ لجنہ اماء اللہ نے دو دفعہ تبلیغی غرض سے جلسہ کیا۔ غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوئیں اور تبلیغ و تربیت کے دونو مقاصد حاصل ہوئے۔

احمدیہ سکول میں اور پرائیویٹ طور پر بڑی عمر کے دوستوں کو عربی اور قرآن مجید کے ترجمہ اور حدیث کے اسباق دیئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں نومبایعین کی تعداد پانچ ہے۔ علاوہ ازیں جون کے شروع میں ایک تعلیم یافتہ دوست جو نہایت لائق اور فہیم ہیں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ خاکسار محمد صادق از پاڈنگ سماٹرا

مشرقی افریقہ

عرصہ زیر رپورٹ ماہ شہادت و احسان میں ٹبورا سے دارالسلام اور ڈوڈومہ کا دورہ کیا گیا اور جماعتوں کی تربیت و تعلیم کے پیش نظر دونوں شہروں میں سترہ دن قیام کیا۔ ضروری امور کے لئے متعلقہ افسران سے مل کر تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے کام میں آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی اور متعدد معززین سے مل کر احمدیت کی تبلیغ کی۔ اردو اور سواحلی زبانوں میں باقاعدہ درس دیئے جاتے رہے۔ قرآن مجید کے درس میں غیر احمدی دوست بھی شامل ہوتے رہے۔

اس عرصہ میں ۱½ پارہ کا ترجمہ کیا گیا۔ اب تک سواحلی میں تین پارہ تک ترجمہ ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ تقریر جو بمبئی میں براڈکاسٹنگ سٹیشن سے سنائی گئی تھی سواحلی میں لکھی گئی اور اس کے ساتھ اور ضروری مضامین مرتب کر کے شائع کی گئی۔ سواحلی سہ ماہی رسالہ شائع کیا گیا۔ جس میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے تبلیغی ٹریکٹ و اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ حسب ضرورت جماعت کی ذہنی اور عملی ترقی کے لئے تربیتی و عملی مضامین پر بارہ لیکچر دیئے گئے۔ احمدیہ سکول کے دونو حصے خوبی سے ترقی کر رہے ہیں۔ اس مہینہ میں بارہ لڑکوں نے قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ کچھ بارہ سپارہ تک پڑھ چکے ہیں۔ بعض یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ دینی تعلیم کے علاوہ ریاضی اور انگریزی اور جنرل نالج کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ روزمرہ کی خبروں کا خلاصہ سکول کے طلباء کو سنایا جاتا ہے۔

لڑکیوں کا سکول جو تھوڑے دنوں سے حکومت کی اجازت سے کھولا گیا ہے۔ خاطر خواہ ترقی کر رہا ہے۔ ان میں بھی دینی تعلیم کے علاوہ مروجہ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہفتہ واری میٹنگ کی جاتی ہے۔ جس سے طلباء کی ذہنی ترقی مقصود ہے۔ جنگی فنڈ کی تحریک کی گئی۔ طلباء نے اس میں پورے طور پر حصہ لیا۔

باوجود مخالفت کے خدا کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ افریقن اصحاب نے احمدیت قبول کی اللہ تعالےٰ ان کے ایمان کو استقامت بخشے آمین۔ خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ از مشرقی افریقہ

دارالسلام (مشرقی افریقہ)

اکثر احباب عرصہ زیر رپورٹ (اپریل مئی جون ۱۹۴۰ء) میں تبلیغی امور میں حصہ لیتے رہے۔ دو انگریزی میں تبلیغی ٹریکٹ What is Islam اور The Way of peace اور ایک اردو ٹریکٹ "تمام دنیا میں تبلیغ اسلام" کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ نیروبی کا تبلیغی رسالہ جو سواحلی زبان میں نکلتا ہے۔ وہ لوگوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

خاکسار عبدالرحیم بٹ سکرٹری تبلیغ
(ناظم نشر و اشاعت)

ملٹری اکاونٹس ڈیپارٹمنٹ
روٹین گریڈ عارضی کلرکوں کی بھرتی

عارضی روٹین گریڈ کلرکوں کی بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل مقامات پر ۵ ستمبر ۱۹۴۰ء کو امتحان ہوگا۔ ۱۔ دہلی۔ ۲ میرٹھ۔ ۳۔ لاہور۔ ۴ راولپنڈی۔ ۵ پونا۔

درخواستیں امیدوار کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی (جن کے ہمراہ یونیورسٹی میٹریکولیشن اور چال چلن سرٹیفکیٹ ہونے ضروری ہیں۔) مندرجہ ذیل افسران میں سے کسی ایک کے نام پر ۱۲ اگست ۱۹۴۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۱۔ دی ملٹری اکونٹنٹ جنرل نیو دہلی۔

۲۔ دی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس ایسٹرن کمانڈ میرٹھ۔

۳۔ دی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس اینڈ پنشنز لاہور کینٹ۔

۴۔ دی کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس سادرن (جنوبی) کمانڈ پونا۔

شرائط۔ (۱) کم سے کم تعلیمی قابلیت میٹریکولیشن یا اس کے مقابلہ کا کوئی امتحان۔ (۲) عمر یکم ستمبر ۱۹۴۰ء کو ۱۸ سے ۲۸ سال تک۔ (۳) تنخواہ کا سکیل۔ ۳۶-۲-۶۰-۲-۸۰۔ لوکل الاؤنس۔ ۱۰/- ماہوار ان سٹیشنوں پر جہاں مستقل روٹین گریڈ کلرک مجاز ہوں

مضامین امتحان (الف) انگریزی کمپوزیشن اور جنرل نالج کے متعلق چند سوالات (ب) معمولی حساب امتحان کے لئے منظور شدہ امیدوار کو مبلغ ۲/- روپے بطور فیس امتحان پیشگی داخل کرانے ہوں گے۔ جو واپس نہیں کئے جائیں گے۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

مولوی محمد علی صاحب کا جنگ موعود نبی سے

(قدم قدم پر اور بات بات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت)

اس نام کا رسالہ موجودہ حالات میں ہر احمدی دوست کو منگا کر خود بھی پڑھنا چاہیئے اور غیر مبائعین کو بھی ضرور پڑھوانا چاہیئے۔ اس میں ڈیڑھ سو حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کس جرأت اور دلیری سے حضرت مسیح موعود ؑ حکم عدل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا۔ صرف حضرت اقدس۔ اور مولوی صاحب کے حوالے بطور مکالمہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام مولوی صاحب پر بالکل چسپاں ہوتا ہے۔ "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیے۔

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر

روح نشاط کے متعلق شہادت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی مرسلہ دوائی ملی۔ آج دوائی ختم ہوئی ہے۔ الحمد للہ دوائی بہت زود اثر ثابت ہوئی۔۔۔ اس دوائی سے بھوک لگتی ہے۔ جسم میں چستی معلوم ہوتی ہے جسم کی کمزوری میں کچھ فرق محسوس ہوا ہے۔ آپ کی دوائی اور مشورہ سے فائدہ کافی ہوا ہے۔ فیاض الدین۔ ٹی۔ سی۔ سی۔ سکول موسیٰ بینی مائنز بہار۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

مسٹر عبدالرشید صاحب پسر ماسٹر عبدالعزیز صاحب پنشنر ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ جو پہلے بمبئی کی ایک کمپنی نامی "ڈائمنا ناولٹیز کمپنی ۱۶۵ عبدالرحمان سٹریٹ بمبئی ۳" کے ایجنٹ تھے۔ اس کمپنی کے ایجنٹ کی حیثیت سے قادیان ۱۵ ۶/۳۸ کو آئے۔ اور محمد اسحاق صاحب مالک سیالکوٹ ہوس سے ۳۱/۵/۱ روپیہ کا آرڈر لیا۔ انہوں نے بطور پیشگی یہ رقم ان کو احمدی ہونے کی وجہ سے اعتبار کرتے ہوئے دیدی۔ لیکن کچھ عرصہ انتظار کے بعد جب مال نہ آیا تو محمد اسحاق صاحب نے کمپنی مذکور کو خط لکھا جو اس نوٹ کے ساتھ واپس آگیا کہ "بمبئی میں اس نام کی کوئی کمپنی نہیں ہے"۔ اس پر نظارت امور عامہ کی معرفت عبدالرشید صاحب کو لکھا گیا۔ اور خط و کتابت ہوتی رہی۔ اس رقم کا لینا عبدالرشید صاحب نے تسلیم کر لیا لیکن ادائیگی کے لئے لیت و لعل کر رہے ہیں۔ اب بھی ان کو پندرہ دن کی مہلت دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور نظارت امور عامہ کی چٹھی کا جواب بھی نہیں دیا۔

اب بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ یہ رقم ۳۱/۵/۰ روپیہ دس دن کے اندر اندر نظارت ہذا میں ادا نہ کریں گے تو پھر نظارت ہذا اُن کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں۔ اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں۔ انکو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کہکر دیدیجئے۔ ختم کرنیکے بعد ہی اسکو ہاتھ سے رکھیگا صفحات ۲۷۵ سو غیر احمدی میں احمدیت کا انجکشن کر دیگی۔ قیمت دو روپیہ منیجر لٹریچر انڈسٹری عابد منزل بلیماران دہلی سے منگائیے

اراضیات سندھ کیلئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت

ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے منیجروں اور منشیوں کی ضرورت ہے۔ منشی کم سے کم پرائمری پاس ہو۔ مڈل یا انٹرنس پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ سولہ روپیہ ایک من ماہوار غلہ ترقی سالانہ ایک روپیہ عـــــہ تک حسب شرائط اسٹیٹ۔ منیجروں اور اسسٹنٹ منیجروں کے لئے انٹرنس پاس ہو نا کم سے کم شرط ہے ایف اے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ عـــــہ مستقل ہونے پر گریڈ دیا جائیگا جو عـــــہ تک جائے گا۔ جو بعض صورتوں میں یعنی جب زیادہ اہم کام دیا جائے عـــــہ ۲/۰ للعہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداوار کی ترقی پر منیجروں اور منشیوں کو خاص انعام بھی دیا جاتا ہے۔ درخواستیں مع سفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ بنام سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان بھیجیں۔

اراضیات سندھ کیلئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

اراضیات سندھ کے لئے احمدی کاشت کاروں کی ضرورت ہے۔ نئی زمین اور نہری پانی بافراط ہونے کی وجہ سے محنتی کاشت کاروں کے لئے فائدہ کی اچھی صورت ہے۔ سندھ پہنچنے کے بعد ابتدائی ضرورتوں کے لئے مناسب مالی امداد بھی دی جائے گی۔ اصحاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جاکر فائدہ اٹھائیں۔ جملہ خط و کتابت بنام

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

بحکم جناب دیوان چمن لال صاحب سب جج بہادر ضلع گورداسپور

نمبر مقدمہ ۲۲ بابت ۱۹۴۰ء

مسماۃ امت الرشید وغیرہ پسران و دختران بابو محمد الدین قوم جٹ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ بولایت مسماۃ احمد جان

درخواست حصول سارٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء بابت قرضہ جائیداد بابو محمد الدین متوفی مولوی غلام حسین ولد حافظ کامل دین جٹ حال قادیان تحصیل بٹالہ۔

اشتہار عام

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسمات امت الرشید نے درخواست حصول سارٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء کے عدالت ہذا میں گذرانکر بیان کیا ہے۔ بابو محمد الدین اس کے والد کا ماہ جون میں انتقال ہو گیا ہے۔ سارٹیفکیٹ وصولی قرضہ جائیداد کا عنایت ہو جاوے اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اس لئے اب یہ اشتہار برائے آگاہی رشتہ داران متوفی و عوام الناس جاری کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی کو اس سارٹیفکیٹ کے عطا ہونے میں عذر ہووے۔ وہ اپنی عذرداری قبل از ۲۲ اگست ۱۹۴۰ء کے حاضر عدالت ہو کر دائر کرے ورنہ بعد گزرنے میعاد کے عذرداری کی سماعت نہ ہوگی بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۹۴۰ء یہ اشتہار جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکڑا تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah